عصرِ حاضر میں اسلام کیسے نافذ ہو؟
مؤلف : مولینا محمد تقی عثمانی
ناشر : مکتبہ دار العلوم کراچی
قیمت مجلد ۴۳ ، صفحات ۲/۱۰۴ روپے

لائق مقدر مؤلف اپنی قابلیت کے علاوہ جذبۂ اصلاحِ احوال کے لحاظ سے بھی خاص مقام رکھتے ہیں اور مفتی محمد شفیع صاحب مغفور کے خلف اور جانشین ہونے کے لحاظ سے بھی ہماری نگاہ میں قابل احترام ہیں۔

مولینا نے مسئلہ بہت اہم چھیڑا ہے جس سے پاکستان میں خصوصاً اور پورے عالم اسلام میں مجموعی طور پر ہمیں سابقہ درپیش ہے۔ مسکہ دستور سے لے کر معیشت اور تعلیم اور معاشرت تک کے مباحث کتاب میں شامل ہیں۔ اسلام اور سائنس اور نئے وسائل پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ عالمِ اسلام کے احوال بھی زیر غور لائے گئے ہیں۔ قادیانیت پر خاص باب الگ ہے۔ متفرقات میں پہنچ کر ایک مسئلہ ایسا سامنے آتا ہے کہ جو ہے بہت ہی سادہ اور جس سے بات کرو وہی اس کی شدید ضرورت تسلیم کرتا ہے، مگر جتنے بھی حل بتائے جاتے ہیں اُن کے مطابق کوئی عملی مثال پیدا نہیں ہوتی۔ مسئلہ ہے اتحاد کا، اتحاد کے بغیر اسلام کا نفاذ قطعی طور پر ناقابلِ تصور رہے۔ مولانا محمد تقی عثمانی نے نمبروار اس کے لیے جو عملی شرائط لکھے ہیں، اُن سے بڑی حد تک اتفاق کرتے ہوئے بھی میں یہی کہوں گا کہ ان خوبصورت اقوال پر کاربند کوئی بھی نہیں۔ اختلافی نزاعات میں شیطان نے مزہ ایسا بھر دیا ہے اور زجر و توبیخ اور طنز و تعریض کرنے سے گفتگو اتنی چٹ پٹی ہو جاتی ہے کہ مشکل ہی کوئی ذہین آدمی پرہیز توڑے بغیر رہ سکتا ہے۔ بعض لوگوں نے تلخ جذبات اور پست رجحانات کو اگلنے کے لیے مصنوعی احترام انکسار کا ایک ایسا پیرایہ ایجاد کیا ہے کہ بسا اوقات وہ طنز و زجر سے بھی زیادہ چبھن پیدا کر دیتا ہے۔

میرا خیال یہ ہے کہ جب بھی کوئی قضیہ دل میں آئے تو اولاً بالمشافہ گفتگو ہی سے شخص متعلق کے سامنے لانا چاہیے۔ پھر بھی اگر ضرورت ہو تو اسے پر لکھا یا بولا جائے تو انداز گفتگو کا معیار وہ ہو جو خود اپنے خاص گروہ کے قابلِ ذکر افراد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ ایسی گفتگو میں بھی کسی شخص خاص یا گروہ خاص کو نشانہ بنائے بغیر کہا جا سکتا ہے کہ دین میں فلاں مسئلہ یوں ہے، یا فلاں معاملے میں حلال و حرام کی حدود یہ ہیں یا کسی نقطۂ نظر میں اتنا جزو درست ہے اور اتنا غلط۔

اب دیکھیے کہ افغانستان کے مہاجرین لڑ رہے ہیں مگر پوری طرح متحد نہیں ہیں۔ عالم اسلام بڑی آزمائش سے گذر رہا ہے مگر بنیان مرصوص نہیں ہے۔ اتحاد کی کانفرنسیں ہو جائیں گی مگر اختلاف اور معارضہ اسی طرح رہے گا۔ متعدد محاذوں میں بھی مختلف عناصر جمع ہو جائیں گے مگر اِدھر اُدھر بیٹھ کر اپنے ہی اتحادیوں کے بارے میں کہتے پھریں گے کہ وہ تو منافق لوگ ہیں ــــ اور پھر محاذ اتحاد کے اندر جتھہ بندی (باقی برصفحہ ۴۱)